Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۲۵ ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ ۲۰ صلح ۱۳۵۳ہش ۲۰ جنوری ۱۹۷۴ء	نمبر ۱۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ نے اِس زمانہ میں توحید کے حق میں ایک عجیب تحریک پیدا کر دی ہے

لوگ غیر معقول خیالات سے خود بخود بیزار ہو کر راستی کی طرف آ رہے ہیں

"اب خدا چاہتا ہے کہ اس کی توحید دُنیا میں قائم ہو اور اسی کا تصرّف تمام دُنیا پر اور لوگوں کے دِلوں پر ہے۔ اور کوئی کام نہیں ہو سکتا جب تک کہ خدا تعالیٰ نہ چاہے۔ اِس زمانہ میں ان تمام پُرانی جہالت کے زمانہ کی غلطیوں کا اِس طرح خود بخود ظاہر ہو جانا یہ بھی ایک مسیحِ موعود کے زمانہ کی نشانی ہے تاکہ زمانہ کی حالت بھی ایسی ہو کہ وہ مسیح موعود کی تائید کرے۔ جب خدا تعالیٰ کسی بات کو چاہتا ہے کہ وہ ہو جاوے تو وہ تمام زمانہ کو اس کی طرف پھیر دیتا ہے۔ پھر ہر طرف سے اس کی تائید ہی تائید ظاہر ہوتی ہے۔ کیا زمین کیا آسمان گویا سب ہی اس کی خدمت میں لگ جاتے ہیں۔ اگر زمین کسی اَور طرف رجوع کرے اور آسمان کسی اَور طرف تو پھر حالت ٹھیک نہیں بنتی۔ اب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ ہماری تائید کرے اور چاہتا ہے کہ ہر قسم کے شرک، کفر اور بطلان کو ذلیل کرے۔ توحید کی سچّائی کو دُنیا میں قائم کرے اِسی لئے اس نے تمام زمانہ میں ایک عجیب تحریک پیدا کر دی ہے اور ہر ایک طرف سے ہماری ہی تائید نظر آتی ہے مثلاً ایک ذرا سی آگ تمام جہان کے جلانے کے لئے کافی ہے اِسی طرح زمانہ میں یہ آگ لگ گئی ہے اور اب تو یہ ہوا چل رہی ہے کہ ان کے دِلوں میں پھونک دیا گیا ہے کہ وہ ان تمام پُرانے اور بے معنی بلکہ غیر معقول خیالات سے خود بخود بیزار ہو کر حقیقت اور راستی کے جویاں ہو جاویں جیسے کہ اب جرمن کے بادشاہ کے مذہب میں سخت انقلاب ہوا ہے یہی ایک کافی مثال ہے۔ جب سلاطین کے دِل میں اللہ کریم نے ایسے ایسے خیالات ڈال دیئے ہیں تو رعیّت کا تو بہت سا حصّہ ایسا بھی ہوتا ہے جو کہ بادشاہ کے مذہب کے ہوتے ہیں اور اپنے بادشاہ کے اشاروں پر چلتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ ایک زمانہ میں تو حضرت مسیحؑ کی حد سے زیادہ اور مبالغہ سے بڑھ کر تعریف کی گئی تھی، اور اب اس کا رَدّ در و دیوار سے خود بخود عیاں ہوتا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۷۰، صفحہ ۲۷۱)

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۱۹ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

• ربوہ ۱۹ صلح۔ کل ۱۸ صلح بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پڑھائی۔ حضور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ میں پہلے اِس امر پر اللہ تعالیٰ کی حمد کی کہ اس نے اپنے فضل و رحمت کے ساتھ ہمارے جلسہ سالانہ کو بہت ہی کامیاب اور بابرکت بنایا۔ حضور نے فرمایا بیرونی ممالک کی احمدی جماعتوں کے جو نمائندے جلسہ پر وفد کی صورت میں شامل ہوئے ان کا تاثر یہ تھا کہ ہمارے خواب و خیال میں بھی یہ نہ آ سکتا تھا کہ یہ جلسہ اِس قدر شان و عظمت اور الٰہی برکتوں سے معمور ہوتا ہے اب وہ اپنے اپنے ملک میں واپس جا کر احبابِ جماعت کو اپنے تاثرات اور اِس جلسہ کی غیر معمولی برکات سے آگاہ کر رہے ہیں۔

اِس کے بعد حضور نے اُس عظیم منصوبہ کا ذکر فرمایا جو حضور نے جلسہ کے موقع پر پیش فرمایا تھا۔ حضور نے فرمایا اس عظیم روحانی منصوبہ کا ماٹو دو بنیادی حقیقتوں پر مبنی ہے جنہیں حمد اور عزم کے الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ یہی دو بنیادی حقیقتیں آئندہ سولہ سال میں ہمارا نصب العین ہونی چاہئیں ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھتے ہوئے اس کی حمد کے ترانے گانے چاہئیں اور پختہ عزم کے ساتھ قربانیاں کرتے ہوئے شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا اگر کسی روحانی منصوبہ کے پیش ہونے پر بعض مخالف حلقوں کی طرف سے حسد کی آگ بھڑکائی جائے اور جھوٹ اور تضاد بیانی سے کام لیا جائے تو یہ دلیل ہے اِس امر کی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں صداقت پر قائم کیا ہے اور ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمایا ہے۔ حسد کی اس آگ کو دیکھ کر مومن قربانیوں کے میدان میں اَور بھی آگے بڑھتے ہیں اور ان کے دِل پہلے سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کی حمد سے معمور ہو جاتے ہیں۔

خطبہ کے آخری حصّہ میں حضور نے وقفِ جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ حضور نے اِس خواہش کا اظہار فرمایا کہ اِس تحریک کے ذریعہ غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کا اور اپنوں میں تعلیم القرآن اور تربیت و اصلاح کا جو کام ہو رہا ہے اور اسکے جو غیر معمولی طور پر خوشکن نتائج ظاہر ہو رہے ہیں اُن کے پیشِ نظر مخلصینِ جماعت امسال اِس تحریک میں ایک لاکھ روپیہ زائد پیش کریں تا اس کے ذریعہ غیر مسلموں میں تبلیغِ اسلام کے کام کو مزید وسعت دی جا سکے اور اِس کے پہلے سے بھی زیادہ خوشکن نتائج ظاہر ہو سکیں۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں لوگ سیرالیون میں بڑی کثرت سے اسلام قبول کر رہے ہیں

اِس جماعت کی مثال روشنی کے اُس مینار کی ہے جو تاریکی دُور کر کے سمندروں میں جہازوں کو راستہ دکھاتا ہے

اَب اِس کی روشنی بحمداللہ تعالیٰ سمندر پار ساحلوں تک پہنچ کر انہیں بُقعۂ نور بنا رہی ہے!

جلسۂ سالانہ میں جماعتِ احمدیہ سیرالیون کے نمائندے پیراماؤنٹ چیف محترم این۔ کے۔ گامانگا کی تقریر

ربوہ ــــ جماعت احمدیہ کے اکیاسی ویں جلسہ سالانہ منعقدہ ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء میں جماعتِ احمدیہ سیرالیون کے صدر پیراماؤنٹ چیف این۔ کے۔ گامانگا صاحب نے اپنی جماعت کے نمائندے کی حیثیت سے شرکت کی تھی۔ آپ نے جلسہ کے آخری دن ۲۸ دسمبر کو صبح کے اجلاس میں احباب سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ آپ نے ۲۰ دسمبر کو سیرالیون سے روانگی سے ایک روز قبل اپنے ملک کے صدر آنریبل ڈاکٹر سیٹا کا سٹیونز سے ملاقات کر کے انہیں اپنے اِس سفر کی غرض و غایت سے آگاہ فرمایا۔ چنانچہ صدر موصوف نے انہیں ہدایت کی کہ وہ جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں ان کی اور ان کی حکومت کی طرف سے اہلِ پاکستان کو خیر سگالی کے جذبات پہنچائیں اور نیز کارِ جلسہ کو جلسہ کے انعقاد پر مبارک باد دیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی تقریر میں صدر موصوف کی طرف سے اہلِ پاکستان کو جذباتِ خیر سگالی پہنچانے کے علاوہ جملہ احبابِ جماعتِ احمدیہ کو جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی۔ آپ کی تقریر کا اردو ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔

آپ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

"مَیں پیراماؤنٹ چیف این۔ کے گامانگا صدر جماعتِ احمدیہ سیرالیون آپ سے مخاطب ہوں۔ مَیں اپنے بھائی جناب پابائی طورے کے ہمراہ جلسہ سالانہ میں شرکت کی خاطر سیرالیون سے یہاں آیا ہوں۔ میرے ساتھی جناب پابائی طورے جماعت احمدیہ سیرالیون کے سوشل سیکرٹری ہیں۔ اپنے اور اپنے ساتھی کے تعارف کے طور پر اِن چند الفاظ پر اکتفا کرتے ہوئے مَیں سیرالیون میں غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم اور اس کے خوشکن نتائج کے بارہ میں کچھ عرض کرتا ہوں۔

سب سے پہلے تو مَیں اپنے ملک کے محبوب صدر آنریبل ڈاکٹر سیٹا کا سٹیونز اور ان کی حکومت کی طرف سے جملہ اہلِ پاکستان کو خیر سگالی کے جذبات اور جلسہ کے انعقاد پر آپ سب صاحبان کو دلی مبارکباد پہنچاتا ہوں۔ صدر موصوف اور اُن کی حکومت دونوں کا ہمارے ملک کی تمام مذہبی تنظیموں کے ساتھ سلوک انتہائی رواداری کا ہے اور قدیم انگریزی محاورہ کی رو سے بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ آنریبل ڈاکٹر سٹیونز جملہ مذاہب اور ان کے حقوق کے محافظ ہیں اور اس لحاظ سے ہماری جماعت کے بھی مہربان ہیں۔

اُن مبلغینِ اسلام کی شبانہ روز مساعی کے نتیجہ میں جنہوں نے ماضی میں وہاں اشاعتِ تبلیغِ اسلام کی بنیاد رکھی اور موجودہ مبلغین کی بے لوث مساعی کے باعث سیرالیون میں احمدیوں کی تعداد چالیس ہزار سے بھی کہیں زیادہ ہو چکی ہے۔ مَیں مبلغینِ اسلام تیار کرنے والے کالج یعنی جامعہ احمدیہ کے پرنسپل صاحب اور ان کے ممبرانِ اسٹاف کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ مبلغینِ اسلام کی تربیت کا فریضہ نہایت احسن طور پر ادا کر رہے ہیں۔ انہی کے تربیت یافتہ مبلغینِ اسلام کی مساعیٔ جمیلہ کے نتیجہ میں میرے ملک سیرالیون میں بہت سے پرائمری اور سیکنڈری سکولوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اور آج جماعتِ احمدیہ کے قائم کردہ اِن سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد دس ہزار سے متجاوز ہو چکی ہے۔ سیرالیون کے جملہ احمدیوں نے مجھ پر یہ فرض عائد کیا ہے کہ مَیں ان کے بااختیار نمائندے کی حیثیت سے آپ بھائیوں کی خدمت میں ان کا محبت بھرا سلام پہنچاؤں اور ان کے لئے درخواستِ دعا کروں۔ سو مَیں آپ سب بھائیوں کو سیرالیون کے احمدیوں کی طرف سے ان کے جذباتِ محبت و اخوت کی ترجمانی کرتے ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ آپ نہ صرف جلسہ کے مبارک ایام میں بلکہ اس کے بعد بھی اپنے اُن بھائیوں کو جو سیرالیون میں آباد ہیں اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "نصرت جہاں سکیم" کے تحت "آگے بڑھو پروگرام" سے سیرالیون کو متمتع کرنے کے سلسلہ میں جو اقدامات فرمائے ہیں اور جن کی وجہ سے وہاں ہائر سیکنڈری سکولوں اور ہسپتالوں کا قیام عمل میں آیا ہے اس پر احمدی احباب ہی نہیں بلکہ بحیثیت مجموعی سیرالیون کے سارے ہی باشندے حضور ایدہ اللہ کے از حد ممنونِ احسان ہیں، اور حضور کے لئے دُعاگو ہیں۔ ۱۹۷۰ء کے بعد سے اب تک اڑھائی سال کے مختصر عرصہ میں سیرالیون کے پانچ لاکھ باشندے ان ہسپتالوں وغیرہ سے استفادہ کر چکے ہیں۔ جو بھی علاج وغیرہ کے لئے آتا ہے، اس سے نہایت فراخدلانہ سلوک کیا جاتا ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں لوگ بڑی کثرت سے اسلام قبول کر رہے ہیں۔

تمام احمدی چراغوں کے مانند ہیں۔ چراغ بولا نہیں کرتے وہ اپنی تمامتر خاموشی کے باوصف چمکتے ہوئے ارد گرد اپنی روشنی پھیلاتے ہیں۔ اسی طرح جماعتِ احمدیہ کی مثال مینارِ نور (LIGHT HOUSE) کی ہے جو سمندروں کی چٹانوں پر تعمیر کئے جاتے ہیں۔ ایسا مینارِ نور ڈھول نہیں پیٹتا اور نہ کوئی اور آواز اس سے اٹھتی ہے وہ خاموشی سے سمندر کے بیچوں بیچ کھڑے ہو کر دُور دُور تک اپنی روشنی پھیلا کر جہازوں کو راستہ دکھاتا ہے حتیٰ کہ جب فضا پُورے طور پر صاف ہو تو اس کی روشنی سمندر پار ساحلوں تک بھی جا پہنچتی ہے اور ساحلوں پر بسنے والے بھی اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ کے مینارِ نور کی روشنی ہم تک بھی پہنچی جب ۱۹۶۵ء میں محترم وکیل التبشیر صاحب سیرالیون میں تشریف لائے اور پھر یہ ہمیں بھی بُقعۂ نور بنانے کا موجب ہوئی جب ۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنفسِ نفیس ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے اور تیسری بار اِمسال یعنی ۱۹۷۳ء میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی تشریف آوری پر بھی ہم اِس روشنی سے ایک بار پھر مستفیض ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد۔

جماعتِ احمدیہ زندہ باد۔"

تبصرہ

سید سلیمان صاحب ندوی سے میری خط وکتابت

محترم ماسٹر عطا محمد صاحب ریٹائرڈ اورنٹیل ٹیچر ربوہ نے ۱۹۴۳ء میں محترم سید سلیمان صاحب ندوی سے خط وکتابت کی تھی جس کا تعلق قرآنی آیت وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا اور آیت خاتم النّبیّین کی تشریح سے تھا۔ اس سے مسئلہ نبوّت کے بارہ میں جماعت احمدیہ کے مؤقف کی معقولیت اور برتری واضح ہو جاتی ہے۔

یہ خط وکتابت ۱۹۴۶ء میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز۔ اردو میں شائع ہوئی تھی اور بڑی دلچسپی سے پڑھی گئی تھی۔ اب اسے بعض احباب جماعت کے اصرار پر کتابی صورت میں شائع کر دیا گیا ہے۔ اسکے پیش لفظ میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے بھی مختصر مگر جامع طور پر مسئلہ نبوت کے بارہ میں جماعتِ احمدیہ کا مسلک خوب واضح کر دیا ہے۔

احباب بکثرت منگوا کر اس سے مستفید ہوں۔ ملنے کا پتہ یہ ہے:۔

(۱) قریشی محمد سعید صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ (۲) حمید بک ایجنسی گولبازار ربوہ۔

جماعتِ احمدیہ کی ۵۵ ویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی ۵۵ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۹، ۳۰، ۳۱ امان ۱۳۵۳ھ (مطابق ۲۹، ۳۰، ۳۱ مارچ ۱۹۷۴ء) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

محبوب عالم خالد

سیکرٹری مجلس مشاورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعجازی نشانات

تقریر مکرم مولوی محمد منور صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ بر موقع جلسہ سالانہ

(۲)

غیر احمدی علماء کی تشریح

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے بھی معجزہ کی اسی قسم کی تشریح کی گئی ہے علامہ عبدالرحمن ابن خلدون اپنے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ معجزات وہ افعال ہیں جن کی مثال لانے سے انسان عاجز ہوں۔ اسی لئے انہیں معجزہ کہا جاتا ہے

(المقدمۃ السادسہ)

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ "اگر مدعیٔ نبوت کہے کہ میری صداقت کا یہ نشان ہے کہ آج میں اپنی انگلی کو حرکت دیتا ہوں۔ مگر انسانوں میں سے کوئی میرے مقابل پر ہرگز ایسا نہیں کر سکے گا۔ پس اگر فی الواقع اس دن کوئی شخص اس کے مقابلہ میں انگلی نہ ہلا سکے تو اس مدعی کی صداقت ثابت ہو گئی۔

(الاقتصاد فی الاعتقاد)

موجودہ زمانہ کے مسلمان علماء میں سے مولانا سید سلیمان ندوی صاحب کی تالیف سیرۃ النبیؐ (جلد سوم صفحہ ۱۱) سے ذیل کا اقتباس بھی اسی مضمون کی تائید کرتا ہے۔

"حامل رسالت اپنے ابنائے جنس کو جو دعوت دیتا ہے اور دنیا کو جو پیغام پہنچاتا ہے۔ اس کی سچائی کی واضح ترین دلیل یا آیت اگرچہ خود یہ پیغام اور اس کے حامل کا مجسم وجود ہوتا ہے۔ تاہم بہ اقتضائے لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي یا بلحاظ اتمام حجت اس داعیٔ حق کے تعلق سے کچھ ایسے واقعات ظاہر ہوتے ہیں جو عام حالات میں انسانی دسترس سے باہر نظر آتے ہیں اور ان کی توجیہہ و تعلیل سے انسانی عقل اپنے کو درماندہ پاتی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ پر آگ سرد ہو گئی۔ حضرت موسیٰؑ کا عصا اژدہا بن گیا۔ حضرت عیسیٰؑ بے باپ پیدا ہوئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چشم زدن میں مسجد حرام سے لے کر "مسجد اقصیٰ" و "سدرۃ المنتہیٰ" تک کی سیر کر لی۔ ان واقعات کی توجیہہ سے چونکہ عقل انسانی عاجز ہے اس لئے ان میں ایک طرح کا غیب نظر آتا ہے۔ اور جس شخص کے متعلق سے ان کا ظہور ہوتا ہے عالم غیب کے ساتھ اسکے روابط کی نشانی و آیت یا تائید غیبی کا کام دیتے ہیں قرآن مجید کی زبان میں اس قسم کے واقعات کا نام بیّنات براہین یا زیادہ تر آیات یا آیات بینات ہے محدثین ان کو "دلائل نبوت" سے تعبیر کرتے ہیں اور حکماء و متکلمین کی اصطلاح میں انہی کو معجزات کہتے ہیں

ضرورت معجزات

اوپر کے آخری حوالہ سے ظاہر ہے کہ معجزات کو دلائل نبوت سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی نبی کے دعویٰ نبوت کو پرکھنے کے لئے معجزات و نشانات بھی ضروری ہوتے ہیں۔ علمائے سلف بھی اس رائے کا اظہار کر چکے ہیں اور عقل بھی ان کی ضرورت کی گواہی دیتی ہے۔ حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ آیت ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسٰى بِاٰيٰتِنَا (اعراف ایت ۱۰۳) کی تفسیر میں فرماتے ہیں هٰذِهِ الآيَةُ تَدُلُّ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ آيَةٍ وَمُعْجِزَةٍ بِهَا يَمْتَازُ عَنْ غَيْرِهٖ کہ یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ہر نبی کے لئے ایسا نشان یا معجزہ پیش کرنا ضروری ہے جو اس میں اور اس کے غیر میں فرق کر دے پھر اسی تفسیر کبیر (جلد ۲ صفحہ ۹۹) میں فرماتے ہیں کہ اگر معجزات نہ ہوتے تو سچے اور جھوٹے مدعی نبوت میں امتیاز کرنا ناممکن ہو جاتا۔

حضرت امام ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ آیت وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہر مدعی نبوت کو اپنے دعوے کی صداقت کی دلیل کے طور پر ایسا برہان پیش کرنا چاہیئے جس کے مقابلہ سے ساری خلق عاجز آ جائے۔

(تفسیر جامع البیان الجزء الاول صفحہ ۱۲۸)

علامہ الشیخ اسماعیل حقی البروسوی اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ چونکہ مخالفین قرآن مجید کی نظیر لانے سے عاجز آ چکے تھے اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور قرآن مجید کی حقانیت ثابت ہو چکی اور مخالفین پر ان کی تصدیق کرنا اور ان پر ایمان لانا لازم ہو گیا۔

(تفسیر روح البیان جلد اول صفحہ ۸۳)

آیت قَدْ جَاءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ (اعراف آیت ۸۵) کی تفسیر میں حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ ويجب ان يكون المراد من البينة ههنا المعجزة لانه لابد لمدعي النبوة منها والا لكان متنبئاً لا نبياً (تفسیر کبیر الجزء الرابع صفحہ ۲۶۵) یعنی اس آیت میں بیّنۃ سے مراد معجزہ لینا ہی واجب ہے کیونکہ کسی مدعی نبوت کو معجزہ کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ ورنہ ان کا دعوےٰ جھوٹا ثابت ہوتا اور وہ سچے نبی قرار نہ دئے جا سکتے

البتہ یہ صحیح ہے کہ معجزات سے بہت لوگ فائدہ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے نبی پر ایمان لاتے ہیں۔ سورہ حجر آیت ۱۵ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ہم ان معجزات طلب کرنے والے کفار کے لئے آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیں اور وہ خود اس میں دن دہاڑے چڑھ کر اعلیٰ ہو جائیں۔ پھر بھی وہ یہی کہیں گے کہ ہماری آنکھوں کو ہی ایسا نظر آ رہا ہے کہ ہم آسمان میں داخل ہو رہے ہیں۔ ورنہ اصل حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے ہماری عقلیں بھی صحیح طور پر کام نہیں کر رہی ہیں۔

سید ابو الاعلےٰ مودودی صاحب نے بھی اس حقیقت کا اعتراف مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے:

"جن لوگوں کو قرآن کی تعلیم میں کائنات کے آثار میں انبیاء کی پاکیزہ زندگی میں صحابہ کرام کے انقلاب حیات میں نور حق نظر نہ آیا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ پہاڑوں کے چلنے اور زمین کے پھٹنے اور مردوں کے قبروں سے نکل آنے میں کوئی روشنی پا لیں گے؟

(تفہیم القرآن ج ۲ ص ۶۰۱)

پھر لکھتے ہیں:-

"ترتیب کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے نکل آئے اور انہوں نے اوپر کے فقرے ارشاد فرمائے، اس وقت سارے مجمع میں صرف ایک حضرت لوطؑ تھے جنہوں نے آگے بڑھ کر ان کو ماننے اور ان کی پیروی اختیار کرنے کا اعلان کیا۔"

(تفہیم القرآن ج ۳ ص ۷۳۱)

پھر سورۃ طور کے مضامین کے خلاصہ میں لکھتے ہیں:-

"پھر فرمایا ہے کہ ان لوگوں کو آپ کی نبوت کا قائل کرنے کے لئے کوئی معجزہ دکھانا قطعی لاحاصل ہے کیونکہ یہ ایسے ہٹ دھرم لوگ ہیں کہ انہیں خواہ کچھ بھی دکھا دیا جائے یہ اس کی کوئی تاویل کر کے ایمان لانے سے گریز کر جائیں گے۔"

(تفہیم القرآن ج ۵، ص ۱۶۱)

یہ صحیح ہے کہ "ہٹ دھرم" لوگ ہر نشان اور معجزہ کی کوئی نہ کوئی تاویل کر کے ایمان لانے سے گریز کر جاتے ہیں لیکن اس دنیا میں شریف النفس اور حق پسند لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو حق کھل جانے پر ایمان لاتے ہیں ان کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ ہر زمانہ میں نشانات اور معجزات دکھاتا چلا جاتا ہے۔ پھر ان معجزات اور نشانات سے مومنین کی جماعت فائدہ اٹھاتی ہے اور ان کے ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

"ہر ایک نشان جو ظاہر ہوتا ہے اس سے لوگوں کے ایمان قوی ہوتے ہیں۔ کیونکہ نشان کے ذریعہ سے ایک انکشاف تام ہو جاتا ہے جب آدمی اچھی طرح سے معلوم کر لیتا ہے کہ خدا تعالیٰ کس بات میں راضی ہے اور کس دین کے حق میں وہ اپنے نشانات زبردست دکھاتا ہے تب انسان اس دین کو سچے دل سے قبول کرتا ہے اور اخلاص کیساتھ اسکی خاطر ہر ایک تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے نشانات کے ذریعہ سے ایمان قوی ہوتا ہے" (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳۳۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید کے مطالعہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہر زمانہ میں ایک ہی قسم کے معجزات نہیں دکھائے گئے بلکہ حالات کے تقاضا اور ضرورتِ زمانہ کے لحاظ سے ان کا ظہور ہوا اور خدائے حکیم نے جس زمانہ میں جس نوعیت کے نشانات کو مؤثر سمجھا اپنے انبیاء کے ذریعہ ان کو پیش کر دیا اور مخالفین کے مطالبات کو عموماً نظر انداز کیا جاتا رہا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہر نبی کے معجزات اس رنگ کے ہوتے ہیں جس کا چرچا اور زور اس کے وقت میں ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت سحر کا بہت بڑا زور تھا اس لئے ان کو جو معجزہ دیا گیا وہ ایسا تھا کہ اس نے ان کے سحر کو باطل کر دیا اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں فصاحت و بلاغت کا زور تھا۔ اس لئے آپؐ کو قرآن کریم بھی ایک معجزہ اسی رنگ کا ملا۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۷۲)

معجزات کا سلسلہ جاری ہے:

زمانہ حال کے مسلمان علماء نے گزشتہ زمانوں میں معجزات و نشانات کا وجود تسلیم کیا اور اس ضمن میں فلسفیوں، نیچریوں اور دہریوں کے اعتراضات کا جواب دینے کی کوشش کی اور قرآن مجید میں بیان شدہ معجزات کی متعدد توجیہات پیش کیں لیکن ان میں سے کسی نے بھی تحدی سے یہ بیان نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی معجزات و نشانات دکھائے گا۔ نہ یہ کہا کہ ان میں سے کسی کے ذریعہ معجزات ظاہر ہوئے ہیں یا آئندہ زمانہ میں ان کے ظہور کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے۔ یہ امتیاز اس زمانہ میں صرف اور صرف حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کو حاصل ہے کہ انہوں نے بانگِ دہل اعلان فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو خدانما وجود بنا دیا ہے۔ آپ کی اپنی ذات بھی آیۃ اللہ ہے اور آپؑ کے ذریعہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ہزار ہا نشانات دکھانے کا وعدہ کیا ہے جو وقتی بھی ہے اور دائمی بھی۔ جن کا تعلق قبولیتِ دعا کے ساتھ بھی ہے اور پیشگوئیوں کے ساتھ بھی۔ تاہم بعض لوگوں نے ناسمجھی کی وجہ سے آپؑ پر الزام لگایا کہ آپ معجزات سے منکر ہیں کیونکہ آپ معجزات کو اس رنگ میں قبول نہیں کرتے جس رنگ میں جاہل عوام انہیں بیان کرتے ہیں۔ اس اعتراض کے جواب میں حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"یہ بھی مجھ پر الزام لگایا گیا ہے۔ کہ میں معجزات سے منکر ہوں حالانکہ میرا ایمان ہے کہ بغیر معجزات کے زندہ ایمان ہی نصیب نہیں ہو سکتا۔ عقلِ انسان کا کہاں تک ساتھ دے سکتی ہے اور اس کی مدد سے یہ کہاں تک ترقی کر سکتا ہے خدا تعالیٰ زندہ موجود ہے اور جس طرح اس نے پہلے کام کئے ہیں اب بھی ضرور ہے کہ اسی طرح کرے کیا وجہ ہے کہ پہلے معجزات اور خوارق پر ایمان لایا جاتا ہے اور گزشتہ کا حوالہ دیا جاتا ہے کیا اب خدا بڈھا ہو گیا ہے؟ یا خدا کی قوتِ گویائی جاتی رہی ہے؟ یا اس کی قوتِ نصرت و قدرت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے؟"

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۴۱۹)

یہ وضاحت یہاں ضروری معلوم ہوتی ہے کہ اب کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ رہ کر نشانات و معجزات نہیں دکھا سکتا۔ یہ برکت اولیاء و اتقیاء صرف اور صرف امتِ محمدیہ کے مقدس افراد سے خاص ہے اس لحاظ سے جو بھی نشانات و خوارق ظاہر ہوں گے فی الحقیقت وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے معجزات سمجھے جائیں گے۔ اس نکتہ کو سیدنا مسیح موعود علیہ السلام نے کمال وضاحت اور کمال صفائی سے پیش فرمایا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ آپ سے قبل اس رنگ میں اس نکتہ کو کسی بھی صوفی یا ولی یا بزرگ نے پیش نہیں کیا۔ ایک بار ایک طالب علم آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے کئی سوالات کر کے بعض امور کی وضاحت چاہی۔ ان سوالات میں سے ایک یہ بھی تھا کہ "آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ میں معجزہ دکھاتا ہوں؟"

حضور علیہ السلام نے اس کے جواب میں فرمایا:۔

"ہمارے معجزات سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہیں ہمارا اپنا کچھ نہیں۔ سب کاروبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی چلا آتا ہے۔ دین انحطاط پر تھا ہم نے سعی کی۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں تو خدا تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔ ورنہ یہ سلسلہ خود بخود ہی تباہ ہو جائے گا۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۹۷)

پیشگوئی بھی معجزہ ہے:

گزشتہ انبیاء نے جو خوارق و معجزات دکھائے ان میں بہت سے ایسے واقعات تھے جو ظاہری طور پر ظاہر ہو کر معاندین و مخالفین کو مبہوت کر دیتے تھے جس کی وجہ سے عموماً مخالفین اس وقت کے نبیوں پر ساحر اور جادوگر ہونے کا الزام لگا دیتے تھے یا وہ ان کی ایسی توجیہہ پیش کرتے جو اسے ایک عام واقعہ کی شکل دے دیتی اور اس کا معجزہ ہونا عوام کی نظروں میں مشکوک ہو جاتا مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب اذنِ الٰہی سے بعض بیماروں کو تندرست کیا تو ان کے مخالف یہودی علماء نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ معجزات بدروحوں کے سردار کی مدد سے دکھاتے ہیں یعنی جس طرح دوسرے لوگ مشق اور علم توجہ سے بیماری دور کرتے ہیں حضرت مسیح علیہ السلام بھی مسمریزم کے ذریعہ اپنے بیماروں کو اچھا کرتے ہیں حالانکہ ان کا اچھا کرنا براہِ راست اللہ تعالیٰ کی مدد سے تھا۔

موجودہ زمانہ میں مسلمان علماء نے بھی معجزات کی توجیہات پیش کی ہیں تا سائنسدان طبقہ کے نزدیک انہیں قابلِ قبول بنائیں چنانچہ شق القمر کے معجزہ کے بارہ میں سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب لکھتے ہیں:۔

"قدیم زمانے میں تو یہ بات چل بھی سکتی تھی لیکن موجودہ دور میں سیاروں کی ساخت کے متعلق انسان کو جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان کی بنا پر یہ بات بالکل ممکن ہے کہ ایک کرہ اپنے اندر کی آتش فشانی کے باعث پھٹ جائے اور اسی زبردست انفجار سے اس کے دو ٹکڑے دور تک چلے جائیں اور پھر اپنے مرکز کی مقناطیسی قوت کے سبب سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ آملیں۔"

(تفہیم القرآن جلد ۵، صفحہ ۲۳۳)

سید سلیمان ندوی صاحب نے بھی اس امکان کو قبول کیا ہے کہ آج جس معجزہ کو قوانینِ قدرت کے خلاف سمجھ کر عظیم الشان نشان قرار دیا جا رہا ہے عین قرینِ قیاس ہے کہ کل اس کی بھی کوئی توجیہ نکل آئے اور اسے ایک عام حادثہ کی طرح رونما ہونے والا ایک واقعہ قرار دیا جائے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"ایک مدعی نبوت یہ اعجاز دکھلا سکتا ہے کہ ایک ہفتہ تک آفتاب غروب نہ ہو لیکن اس کا قطعی یقین کیسے دلایا جا سکتا ہے کہ آگے چل کر علم ہیئت کے انکشافات سے اس اعجاز کی توجیہ نہ ہو سکے گی؟ لہٰذا جو شے آج معجزہ ہے بالفرض کل وہ طبعی واقعہ ثابت ہو جائے تو بھی اس سے آج اس کے معجزہ ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا اور معجزہ کی غرض و غایت کو پورا کرنے کیلئے اسی قدر کافی ہے"

(سیرۃ النبیؐ جلد سوم۔ صفحہ ۱۹۲)

اللہ تعالیٰ کا عجیب تصرف ہے کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کثرت سے ایسے معجزات و نشانات عطا فرمائے جو صرف عہد کے وقت ہی معجزات نہ تھے بلکہ قیامت تک ان سے ایمان تازہ کیا جا سکتا ہے اور وقت کے گزرنے سے ان کی شان کم نہیں بلکہ زیادہ ہو جاتی ہے۔ قرآن مجید اسی قسم کے معجزات میں سے ایک عظیم الشان معجزہ ہے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر ایسے معاملات کی مستقبل میں وقوع پذیر ہونے کی خبر دی جن کے متعلق کوئی انسان نہ اندازہ یا اپنی عقل یا اپنے کسی علوم کے ذریعہ یقینی طور پر خبر نہیں دے سکتا تھا اور اس پہلو کے لحاظ سے بھی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خزانہ نہ ختم ہونے والا ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے دوسری خبروں میں کوثر عطا فرمایا۔ ان غیبی خبروں اور پیشگوئیوں میں بھی آپؐ کو کوثر عطا کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ امتِ محمدیہ کے بزرگ اور بڑے علماء نے پیشگوئیوں کو بھی معجزات کا حصہ قرار دیا اور حق تو یہ ہے کہ کئی لحاظ سے پیشگوئی وقتی اور فوری طور پر ظاہر ہونے والے معجزات سے بھی بڑھ کر ثابت ہوتی ہے کیونکہ پیشگوئی کے متعلق مخالفین کو جادو یا شعبدہ بازی کا الزام لگانے کی بھی گنجائش نظر نہیں آتی اور ان کے دل حق کی صداقت سے مرعوب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۸۶ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عام پیشگوئیوں کو معجزہ قرار دیا ہے۔ جن میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ آپ کی مدد کرے گا۔ آپؐ کے دین کو مضبوطی بخشے گا اور آپ کے تمام دشمنوں کو مغلوب کرے گا۔ یہ واقعات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی ظاہر ہو گئے اور آپؐ کی صداقت کا ثبوت بنے۔ اسی طرح تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۴۶۱ پر مکہ سے نکلے جانے کے بعد فاتحانہ طور پر اس میں داخلہ کی پیشگوئی کو بھی معجزہ قرار دیا ہے جس نے اسلام کی سچائی اور قرآن مجید کی حقانیت کا ایک روشن برہان مہیا کیا۔

سید سلیمان ندوی صاحب نے معجزات کی یا عقلاً خرقِ عادت چار اقسام لکھی ہیں۔ چوتھی قسم پیشگوئی کو قرار دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"کبھی نہ تو واقعہ خارقِ عادت ہوتا ہے اور نہ اس کا طریقۂ ظہور خارقِ عادت ہوتا ہے بلکہ اس کا قبل از وقت علم۔ خارقِ عادت ہوتا ہے مثلاً انبیاء کی پیشین گوئیاں۔"

(سیرۃ النبیؐ جلد سوم صفحہ ۲۸۴، ۲۸۵)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"دوسرے خوارق اور نشانات کو وہ لوگ جو بدظنی کا مادہ اپنے رکھتے ہیں کہہ دیتے ہیں کہ شاید دست بازی ہو مگر پیشگوئی میں انہیں کوئی عذر اور باقی نہیں رہتا۔ اس لئے نشانات نبوت میں عظیم الشان نشان اور معجزہ پیشگوئیوں کو قرار دیا گیا ہے۔ یہ امر توریت سے بھی ثابت ہے اور قرآن مجید سے بھی پیشگوئیوں کے برابر کوئی معجزہ نہیں اس لئے خدا تعالیٰ کے ماموروں کو ان کی پیشگوئیوں سے شناخت کرنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نشان مقرر کر دیا ہے۔ لَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے غیب کا کسی پر ظہور نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسولوں پر ہوتا ہے"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۲۱)

باقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فیصدی ادائیگی کرنیوالے مخلصین

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۱۲۹۰	مکرم چوہدری احسان الرحمٰن صاحب پسر ابن چوہدری علی اکبر صاحب ایم اے باب الابواب ربوہ	۵۵۵
۱۲۹۱	مکرم رائے محمد یوسف صاحب چک ۱۶۸/۱۷۱ منگلا ضلع سرگودھا	۵۰۰
۱۲۹۲	" چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب وکیل القانون تحریک جدید ربوہ	۵۰۰
۱۲۹۳	" مختار احمد صاحب ہاشمی معہ اہل و عیال دارالصدر شرقی "	۵۰۰
۱۲۹۴	" مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب دارالرحمت وسطی "	۵۰۰
۱۲۹۵	" مستری نور محمد صاحب معہ والدین بچگان دارالنصر "	۵۰۰
۱۲۹۶	" ڈاکٹر اظہار الحسن صاحب پیرزادہ معہ اہل و عیال سرگودھا	۷۰۰
۱۲۹۷	" شیخ نورالحق صاحب دارالبرکات ربوہ	۵۰۰
۱۲۹۸	" صوبیدار چوہدری بشیر احمد صاحب میانوالی	۵۰۰
۱۲۹۹	" چوہدری نذیر احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر انہار میانوالی	۵۰۰
۱۳۰۰	" چوہدری حیات محمد صاحب لائل پور	۵۰۰
۱۳۰۱	" ڈاکٹر نثار احمد صاحب بنگوی "	۵۰۰
۱۳۰۲	" شیخ حمید احمد صاحب غلام محمد آباد لائل پور	۵۰۰
۱۳۰۳	" شیخ سراج دین صاحب کریم نگر "	۵۰۰
۱۳۰۴	" چوہدری احمد دین و چوہدری عبدالوہاب صاحبان لائل پور	۵۰۰
۱۳۰۵	" ڈاکٹر رشید احمد صاحب اختر طارق آباد "	۵۰۰
۱۳۰۶	" ملک بشیر احمد صاحب بھوانہ بازار "	۵۰۰
۱۳۰۷	" شیخ حمیدالدین صاحب کریم نگر "	۵۰۰
۱۳۰۸	" شیخ مولوی عبداللطیف صاحب جناح کالونی "	۵۱۴
۱۳۰۹	" شیخ رشید احمد صاحب معہ اہل و عیال زرعی یونیورسٹی لائل پور	۵۰۰
۱۳۱۰	" چوہدری عبدالرحمٰن و چوہدری محمد اسلم صاحبان "	۵۰۰
۱۳۱۱	" سید عبدالماجد صاحب پیپلز کالونی "	۵۰۰
۱۳۱۲	" ملک خدا بخش صاحب بذریعہ ملک محمد نذیر صاحب جناح کالونی لائل پور	۵۰۰
۱۳۱۳	" چوہدری علیم الدین صاحب لاسلکی ریڈیو لائل پور	۵۰۰
۱۳۱۴	" چوہدری محمد اکرم صاحب شاہین چاول سٹور لائل پور	۵۰۰
۱۳۱۵	" میاں عبدالمجید صاحب مرحوم انبالوی معرفت مکرم مبشر احمد صاحب پیپلز کالونی لائلپور	۵۰۰
۱۳۱۶	" میاں چوہدری عبدالوہاب صاحب چک ۹۰ ر ب رتن والے لائل پور	۵۰۰
۱۳۱۷	" چوہدری شمس الدین صاحب دارالبرکات ربوہ	۵۰۰
۱۳۱۸	" ٹھیکیدار ولی محمد صاحب " "	۵۰۰
۱۳۱۹	" چوہدری منظور احمد صاحب چیٹھہ دارالصدر غربی ربوہ	۵۰۰
۱۳۲۰	" چوہدری عطاء محمد صاحب بنگوی جڑانوالہ ضلع لائل پور	۵۰۰
۱۳۲۱	" چوہدری ماسٹر محمد مولاداد صاحب دارالیمن شرقی ربوہ	۵۰۰
۱۳۲۲	" میاں محمد ابراہیم صاحب دارالعلوم ربوہ حال مشنری انچارج امریکہ	۵۰۰
۱۳۲۳	" میاں محمد اسحٰق صاحب مینجر حبیب بنک لالیاں دارالعلوم ربوہ	۵۰۰
۱۳۲۴	" منور شمیم صاحب خالد لیکچرار ٹی آئی کالج ربوہ	۵۰۰
۱۳۲۵	" چوہدری محمد اسماعیل صاحب چک ۲۷۵ ر ب ضلع لائل پور	۵۰۰
۱۳۲۶	" چوہدری محمد حسین صاحب چک ۲۶ ج ب " "	۵۰۰
۱۳۲۷	" رائے محمد معصوم صاحب معہ والدہ صاحبہ و خاندان چک ۱۶۸/۱۷۱ شمالی منگلا ضلع سرگودھا۔	۶۰۰
۱۳۲۸	محترمہ صاحبزادی امۃ المشکور صاحبہ بیگم مکرم شاہد احمد خاں صاحب ربوہ	۵۰۰
۱۳۲۹	مکرم میاں ظہور احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ دوہا ضلع سرگودھا	۵۰۰
۱۳۳۰	" برکت اللہ صاحب منگلا ایڈووکیٹ سرگودھا	۵۰۰
۱۳۳۱	" میاں جان محمد صاحب مختار احمد صاحب گوٹھ خان محمد حیدر آباد	۵۰۰
۱۳۳۲	" چوہدری برکت علی صاحب سانگھڑ	۶۰۰

(باقی)

قائدین خدام الاحمدیہ سے ضروری گذارش

قائدین خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ اس ماہ کے اندر اندر اپنی اس سہ ماہی کے تمام بقایا چندہ جات وصول کر کے مرکز کو ارسال فرما دیں۔ مرکز کو اپنے پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس وقت روپے کی اشد ضرورت ہے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دارالقضاء

محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ بیوہ محمد خان صاحب مرحوم چک ۱۶۱ مراد ڈاکخانہ خاص ضلع بہاولپور نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم محمد خاں صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعات ۱/۲۳ و ۱۱/۳۹ اور ۱۲/۳۹ واقع محلہ دارالعلوم شرقی الاٹ ہیں۔ نیز مرحوم کے ذاتی کھاتہ ۲۳/۲۴۷-۲۶۳۱ تحریک جدید میں مبلغ -/۱۰/۱۷ روپے موجود ہیں۔

استدعا ہے کہ پلاٹس مذکورہ بالا میرے نام منتقل کرنے اور رقم مذکورہ بالا مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ محترم سید علید اللہ صاحب چک جھمرہ کی بیٹی کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے جس کی وجہ سے کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے عزیزہ کی صحتیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار طالب حسین ربوہ)

۲۔ میرا چھوٹا بھائی عامر ہسپتال میں داخل ہے اسکے پاؤں میں کچھ غدودیں بڑھی ہوئی ہیں۔ جن کا عنقریب اپریشن ہوگا۔ احباب سے اپریشن کے کامیاب ہونے اور عزیز کی مکمل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد عابد زعیم حلقہ محمد نگر لاہور)

۳۔ خاکسار کے بھتیجے عزیزم محمد ادریس کو اتفاقیہ بندوق چل جانے کی وجہ سے گھٹنے میں گولی لگ گئی ہے۔ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ ڈاکٹروں نے ٹانگ ضائع ہو جانے کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے اور ہر قسم کے نقصان سے بچاوے۔ آمین

(محمد جمال انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ بیگم بی بی صاحبہ ۱۷ اور ۱۸ دسمبر کی درمیانی شب قریباً گیارہ بجے وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

۱۸ دسمبر کو بعد نماز عصر احاطہ مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد موصیہ ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

مرحومہ پر ۱۰ دسمبر کو فالج کا معمولی حملہ ہوا اور اسکے بعد گاہے گاہے اس مرض کے حملے ہوتے رہے۔ ۱۷ دسمبر کو جو حملہ ہوا وہ جان لیوا ثابت ہوا۔ خاکسار اپنے فرائض کی ادائیگی کے سلسلہ میں دورہ پر تھا اسلئے جنازہ میں شامل نہ ہو سکا۔ باقی افراد کنبہ وقت پر پہنچکر جنازہ میں شامل ہو گئے۔

محترم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے گھر تشریف لا کر اظہار ہمدردی فرمایا اور گھر سے جنازہ کے ساتھ تشریف لے گئے اور تدفین تک وہاں موجود رہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(عنایت اللہ انسپکٹر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تبدیلی دوکان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ "پاک گولڈ سمتھ" فرنٹ والی دوکان سے تبدیل ہو کر عقب جمال بیکری منتقل ہو گئی ہے۔

المشتہر:۔
میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر
عقب جمال بیکری گول بازار ربوہ

جانوروں کے اپھارہ کا موسم زوروں پر ہے
اکسیر اپھارہ
کا سٹاک ہر زمیندار کے پاس ہونا ضروری ہے
بفضلہ تعالیٰ ایک پیکٹ سے اپھارہ غائب۔
فی پیکٹ -/۱ درجن یا زیادہ پر ۲۵ کمیشن۔ دو درجن سے زیادہ مال پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون نمبر ۱۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اللہ تعالیٰ اِس سچ کے عوض اسکے روپے میں برکت دے گا"

(المصلح الموعودؓ)

تاجروں اور صنّاعوں کے متعلق حضرت المصلح الموعودؓ کا بابرکت ارشاد

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعتِ احمدیہ میں تاجر اور صنّاع اصحاب کی ایک کثیر تعداد موجود ہے مگر بجٹ کی ترتیب کے وقت اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض تاجر اور صنّاع اصحاب اپنی صحیح آمد یا وہ متوقع آمد جو انہیں دورانِ سال حاصل ہونی ہوتی ہے درج نہیں کراتے۔ یہ سوال جب مجلس مشاورت میں پیش ہوا تو اُس وقت حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:۔

"میری رائے اِس وقت یہی ہے کہ تاجر چندوں کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ گو مَیں نے کثرت رائے کو قبول کیا ہے (یعنی حلف یا اقرارِ صالح کی ضرورت نہیں) لیکن میرے نزدیک اِس تجویز کا ایک حصہ درست نہیں ....اِس کے صرف یہ معنے ہوں گے کہ جو تنخواہ دار ہیں ہم سب بوجھ اُن پر ڈال دیں اور تاجر آرام سے بیٹھے رہیں۔ پس حلف بے شک ناپسندیدہ ہے مگر کوئی وجہ نہ تھی کہ تاجر سے اتنا بھی نہ پوچھا جاوے کہ اس کی آمد کتنی ہے؟ اور وہ اتنی بات بتانے سے بھی انکار کرے۔ انسان کو دلیری سے اپنی آمد بتا دینی چاہیئے اللہ تعالیٰ اِس سچ کے عوض اُس کے روپے میں برکت دے گا۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء)

پس وکلاء، صنّاع، ٹھیکیدار اور تاجر اصحاب کی خدمت میں گذارش ہے کہ آج جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کاروبار میں برکت ڈالی ہے تو انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے میں بھی بخل نہیں کرنا چاہیئے بلکہ مالی قربانی کے اِس دَور میں بہتر سے بہتر نمونہ پیش کر کے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

انصار اللہ اور خدمتِ دین

(چندہ تحریکِ جدید)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو خدمتِ دین کے یہ مواقع بار بار نہیں آیا کرتے۔ نسلیں مٹ جاتی ہیں مگر وہ لوگ جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کے لئے قربانیاں کی ہوتی ہیں ان کے نام زمانہ نہیں مٹا سکتا اور نہ ہی اس ثواب کو مٹا سکتا ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت تحریکِ جدید کے مالی جہاد کو مضبوط تر کرنے کے لئے انصار اللہ کو بھی مکلّف فرمایا ہے جیسا کہ حضور انور فرماتے ہیں:۔

"آئندہ نسل کے دِل میں خدمتِ اسلام اور انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ تیز کریں۔"

پس ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشادات کے پیشِ نظر اپنی موجودہ نسل کے دِلوں میں تحریکِ جدید کی قربانیوں کی اہمیت پورے طور پر واضح کر کے اللہ تعالیٰ سے ثوابِ دارین حاصل کریں۔

(قائد تحریکِ جدید انصار اللہ مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ جات تحریکِ جدید سالِ نَو کی آخری تاریخ ۳۱ ر صلح ۱۳۵۳ ہش ر جنوری ۱۹۷۴ء تک توسیع فرما دی ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدام بھائیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ہر سال مرکزِ سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام پندرہ روزہ تربیتی کلاس منعقد ہوتی ہے۔ امسال یہ تربیتی کلاس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۲ ر اپریل سے ۲۶ ر اپریل ۱۹۷۴ء تک ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہو گی۔

قائدینِ مجالس اور قائدینِ اضلاع سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام کو اس میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیار کرنا شروع کر دیں۔ نیز خدام بھائیوں سے بھی درخواست ہے کہ وہ تربیتی کلاس میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

ربوہ — مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے بڑے بیٹے مکرم حمید اختر صاحب احبابِ جماعت کی دعاؤں کے طفیل مع اہل و عیال بذریعہ موٹر کار سفر کرتے ہوئے بخیر و عافیت مغربی جرمنی سے اسلام آباد پہنچ گئے ہیں۔ وہ ان احباب کے از حد شکر گزار ہیں جنہوں نے بخیریت واپسی کے لئے دعائیں کیں۔

مکرم جناب اختر صاحب کی بینائی آنکھوں کے آپریشن کے بعد ابھی پورے طور پر بحال نہیں ہوئی ہے گو رفتہ رفتہ فرق پڑ رہا ہے۔ وہ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ دعا کریں کہ مولا کریم اپنے فضل سے بینائی مکمل طور پر بحال فرمائے تاکہ با آسانی لکھ پڑھ سکیں۔

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد بزرگوار قاضی نذیر احمد صاحب آف لدھیوالہ وڑائچ ۵ ر جنوری ۱۹۷۴ء کو بعارضہ بخار مکہ مکرمہ میں وفات پا گئے۔ آپ فریضۂ حج ادا کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔

احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ ان کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(ارشاد احمد صدیقی لدھے والہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ)

ضروری اعلان برائے گریجوایٹ طلبہ و طالبات

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایم۔اے عربی I ایر کلاس ۱۹۷۳ء-۱۹۷۴ء کا داخلہ شروع ہے۔ احمدی طلبہ و طالبات کو جو ایم۔اے عربی کرنا چاہتے ہوں ضرور تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ہی داخلہ لینا چاہیئے تا دنیوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم و تربیت بھی ملتی رہے اور وہ مرکز کی برکات اور خلیفۂ وقت کے خطبات و ملفوظات سے براہِ راست بھی مستفید ہو سکیں اور ربوہ کے پُرسکون ماحول میں دینی و دنیوی علوم کو حاصل کر سکیں۔

طالبات کے لئے جامعہ نصرت ربوہ کے ہوسٹل میں رہائش کا نہایت عمدہ انتظام موجود ہے۔

طلبہ داخلہ لینے میں تاخیر نہ کریں تا پڑھائی میں حرج نہ ہو۔

(ناظر تعلیم)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴